رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۴ جنوری ۱۹۱۶ء | نمبر ۲

گلدستۂ اخبار

مسٹر ہربرٹ سیموایل ہوم سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

الیسٹ ہیرن انگلستان میں لفٹنٹ گارڈن ڈیوک اور وارنٹ آفیسر فریذ ہوائی جہاز میں اُڑتے ہوئے گر کر مر گئے۔

فوجی بادپروازی کے متعلق جو باہواری انگلو فرنچ کانفرنس ہے وہ اب اتحادی کانفرنس کی صورت پکڑتی جاتی ہے۔ روسی بادپروازی کی مشن بھی وہاں آگئی ہے۔

برٹش جرنلسٹ لارڈ برنہام کی وفات پر انگریزی اخبارات نے بھی خوب خامہ فرسایاں کی ہیں۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے بھی اُسکے خاندان کو ہمدردی کے تار بھیجے ہیں۔

انگلستان میں جو فارسی کمیوٹی کے ممبران ہیں۔ ۱۰ جنوری کو لندن کے کگسٹن ہال میں اُنکی ایک میٹنگ فراہم ہوئی جس میں سر فیروزشاہ مہتہ اور مسٹر رستم جی تیت کی وفات کے متعلق ہمدردی کے رزولیوشن پاس ہوئے۔

انگلنڈ اور فرانس کے ہندوستانی ہسپتالوں کے کمشنر سر والٹر لارنس نے رپورٹ دی ہے۔ کہ وہاں کسی مریض یا ایسے شخص کے خلاف جو صحت یاب ہو رہا ہے۔ کوئی جرم الزام نہیں لگایا گیا۔

لندن کے دوپونٹ کارخانہ میں ایک تصادم کی وجہ سے چھ آدمی ہلاک ہو گئے ہیں وجہ تصادم نامعلوم۔ تحقیقات جاری ہے۔

ہفتہ مختتمہ یکم جنوری ۱۹۱۶ء میں ساوورن پنجاب ریلوے کی مین لائن کی آمدنی ۱۲۰۰۰ روپیہ تھی۔ گزشتہ سال کی آمدنی کے مقابل میں جبکے اسی عرصہ میں کل آمدنی ۱۰۷۰۴ روپیہ تھی۔

لودیانہ توسیع ریلوے کی آمدنی ہفتہ مختتمہ یکم جنوری ۱۹۱۶ء ۲۷۰۰ روپیہ تھی مقابل میں گزشتہ سال کے اسی عرصہ کی جبکہ کل آمدنی ۲۲۱۲۱ روپیہ تھی۔

ہفتہ مختتمہ یکم جنوری ۱۹۱۶ء جالندھر دوآب ریلوے کی آمدنی ۸۵۰۰ روپیہ تھی۔ گزشتہ سال کے اسی عرصہ میں اس کی آمدنی ۱۰۸۵۴ روپیہ تھی۔

۱۰ جنوری کی مدراس میل سے ۹۷ ترکی اسیران جنگ جن میں دو افسر بھی ہیں۔ جو میسوپوٹامیہ کے میدان جنگ میں گرفتار ہوئے میں کلکتہ لائے گئے۔ اور فورٹ ولیم قلعہ میں زیر حراست ہیں۔

بمبئی یونیورسٹی نے پادری ڈاکٹر جے ہوپ مولٹن کو آرین اور کیجیس پر چھ لکچر دینے کے لئے مدعو کیا ہے۔

گذشتہ نصف سال میں پنجاب نیشنل بنک کا منافع ۱۴۱۰۰۰ روپیہ ۱۲ آنہ ۳ پائی کا ہوا۔

انگلستان کے انر انیڈ ٹمپل کے ۵ وبیرسٹر اور ۳۹ طلبا میدان جنگ میں کام آئے۔

تار برقیات

لنڈن ۱۰ جنوری - روسی زرمگاہ میں دشمن نے کئی مرتبہ تخارٹو سک کو پھر سے لے لینے کی کوشش کی مگر بھاری نقصانات کے ساتھ پسپا ہوگئے - دریائے سیٹرپا کے مشرقی کنارہ پر روسیوں نے متفرق مقامات سے دشمنوں کو قطعی طور پر نکال دیا - یہ نور دج ہیں ، جنوری کو جو اس جنگ میں گرفتار کئے گئے تھے اُن کی تعداد ۱۱۹۵ ہے -

ہماری تار پیڈو کشتیوں نے ایک بڑے سٹیمر کو جو کوئلہ لینے کے لئے باسفورس سے روانہ ہوا تھا غرق کر دیا - اور گوبین جہاز کے ساتھ مقابلہ کرکے تار پیڈو کشتیاں پاس ہی کی جنگی جہازوں کی قطار میں جا پناہ گیر ہوئیں - مختصر سی مٹ بھیڑ ساحل کے ساتھ ساتھ ہوئی - اور گوبین اپنی تیز رفتاری کے سبب سے اُن کے پنجوں سے نکل بھاگا - اور باسفورس میں جا چھپا -

لنڈن ۱۰ جنوری - فرانس اور فلینڈرز کی رزمگاہ - پیرس کا ایک کیونیک کہتا ہے کہ جرمن نے شامپین میں زہریلی گاس کے گولوں کی حمایت کے ساتھ سخت حملہ کیا - دن کے وقت انہوں نے چار مرکزوں پر اور رات کے وقت تجی ڈے منسل کے علاقہ میں آٹھ کیلو میٹر طولانی فرنٹ پر بڑی شدت کیساتھ حملات کئے مگر ہر مقام پر ہماری آتشباری نے ان کی بڑی تعداد مرمان کو صرف کر دیا اور اس کے مدافعانہ حملات کو رد کر دیا - دشمن نے صرف چند لمحوں کے لئے ہماری پہلی قطار پر قبضہ کر لیا مگر ہمارے بالمقابل کے حملوں نے ان کو وہاں سے نکال دیا اور اب وہ ہماری سامنے کی خندقوں کے دو چھوٹے چھوٹے مورچوں پر قابض ہے -

لنڈن ۱۱ جنوری - پیرس کا ایک کیونیک مظہر ہے کہ کل محاذ پر توپوں کی آتشباری ہو رہی ہے - میوز کی بلندیوں پر سخت گولہ باری ہوئی جہاں دشمن کی خندقوں کا تہس نہس کر دیا گیا شامپین میں فرانسیسی لگاتار شدید حملے کرتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے تمام ہارے ہوئے مقامات پھر واپس لے لئے - اس جنگ میں جرمنوں کی تعداد اور سامان جنگ کی کوئی انتہا نہ تھی - اور اس حملہ کا منشا تھا کہ اس سے بڑے بڑے نتیجے برآمد ہونگے مگر ان کی اُمیدوں کے خلاف انہوں کو کامل ناکامیابی ہوئی -

الٹی ۱ جنوری معرکہ میسوپوٹامیہ کے بارے میں ایک کیونیک حسب ذیل بیان کرتا ہے کہ جنرل آیلمر کی فوج نے شیخ سعد پر ترکی مورچہ ۵ جنوری کی دوپہر کو جا لیا ہے - اور اب وہاں فراہم ہو رہے ہیں - ترکی اب دریائے دجلہ کے ساتھ ساتھ شمال کی جانب پیچھے ہٹتے چلے جا رہے ہیں - موسم نہایت سرد اور ناہموار ہے - اور طوفانوں کے سبب سے ہوائی جہازوں کی جاسوسی مسدود ہے -

لنڈن ۱۰ جنوری - ہوس آف کامنز میں مسٹر چیمبرلین نے اعلان کیا ہے کہ جنرل نکسن بوجہ بیماری کے میسوپوٹامیہ کی فوج کی کمانڈ سے مستعفی ہوگئے ہیں - اور گھر کو واپس جا رہے ہیں - اُن کی بجائے ہندوستان کے چیف آف دی جنرل سٹاف کے سرپرسی لیک صاحب کام کرینگے -

لنڈن ۱۰ جنوری - روما - اعلان کر دیا گیا ہے کہ سروی فوج نے ایل بسن پر بلغاری فوج کو شکست دی ہے - اور اپنے فتح کردہ مورچوں میں خندقوں کے اندر مکیں ہوگئے ہیں -

لنڈن ۱ جنوری - ہاؤس آف کامنز میں لارڈ ابرڈین نے کہا کہ اس علاقہ کے البانی لوگ جہاں اسد پاشا حکمراں ہے سرویوں کے دوست ہیں - اور بڑی ملاطفت سے سلوک کر رہے ہیں - اور اسد پاشا نے اُن کو بڑی بیش بہا امداد دی ہے -

لنڈن ۱۰ جنوری پیرس - مونٹی نیگرو کا ایک کیونیک راوی ہے کہ مقام لینچینز میں ایک جنگ شدید ہوئی اور کئی دفعہ کی تسخیر و تبدیل کے بعد انہوں نے اس مقام پر قبضہ کر لیا - اُن کا نقصان تو ہوا مگر بالمقابل دشمنوں کے نقصان کے بہت ہی کم تھا - آسٹرویوں نے ایپیکرو گودو کی سمت میں سخت حملات کئے - مگر پسپا ہوتے رہے لوزین پر سخت گولہ باری ہوتی رہی جس میں تمام قلعگی اور میدانی توپیں جو لوگی ڈوی کنارہ میں تھیں - اور بغیر کروز اس کام میں شریک تھیں -

سالونیکا میں جو قنصل بطانیہ کی فوج سے گرفتار ہوئے ہیں ان کی عوض میں ترکوں نے اُن برطانوی اور فرانسیسی افسروں کو گرفتاری کا حکم دیدیا ہے جو قسطنطنیہ میں ہیں

جرمن بحری سرنگ نے ایک ناروے کا سٹیمر غرق کر دیا - یہ غیر جانبدار ناروے سلطنت کا سٹیمر تھا -

ایڈیٹوریل نوٹس

خدا کا مدرسہ

جہاں تک ہم بائبل کو بنظر امعان دور تک دیکھتے اور اُس کی ابتدا سے لے کر انتہا تک اپنی آنکھوں کو بند کر کے عالم ذہنی میں وسیع نظری اور رفیع خیالی سے بائبل پر سوچتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ یہ خدا کا ایک مدرسہ ہے اور روحانی علوم کا مدرسہ جس میں خدا بنی اسرائیل کو ابتداءً اور بعدہٗ کل جہان کو رفتہ رفتہ اور درجہ بدرجہ تعلیم دیتا دکھائی دیتا ہے۔ عہدِ عتیق کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے بنی اسرائیل کو کس طرح بتدریج تعلیم دی وہ کس طرح آہستہ آہستہ عرفان الٰہی میں ترقی کرتے گئے۔ عہدِ عتیق میں یہ بتایا گیا ہے کہ کس نہج سے ایک بے چاری اور بے علم قوم نے جو غلامی کی حالت میں ہو کر مصر سے نکلی۔ بڑی بڑی مشکلات اور گوناگوں روکاوٹوں کے درمیان ہو کر کیسی کیسی سرزنشوں اور ملامتوں اور مہربانیوں اور برکتوں کے ساتھ بڑی سہولیت سے اور تدریجی طور پر جلال سے۔ جلال تک ترقی کی کس طرح خدا نے مخالف قوموں اور مخالف سامانوں کے درمیان بنی اسرائیل کی حمایت اور نگہبانی کی اور اُن کو اُٹھائے لئے پھرا۔ اُن کو ان کی شرارت۔ اور بُری عادتوں اور ناپاک رسموں اور دستوروں سے ایسا صاف اور پاک کر دیا جیسے کہ سنار سونا چاندی کو کٹھالی میں رکھکر آگ میں صاف کرتا اور ساری میل دور کر کے خالص اور کھرا بنا دیتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ابتدائی زمانہ میں بہت سی ایسی باتیں اُن میں موجود تھیں جن سے خدا نے درگذر کیا۔ چنانچہ اسی زمانہ کی بابت اعمال ۱۷: ۳۰ میں مسطور ہے۔ کہ خدا نے اُن سے چشم پوشی کی" کس طرح اُن میں سے غلامی۔ طلاق۔ انتقام لینے کی عادات اور دستورات کو یکلخت دور نہیں کیا۔ مگر ہاں اُن کی بدعملیوں کو روکتے رہے۔ جیسوں کو دور کرنے اور دیگر ایسے امور کی ممانعت کی گئی جو اخلاقاً اور روحانیتہً ناجائز اور ناواجب تھے۔ جب ہم ایک قدم اور آگے بڑھتے ہیں تو ہمیں یہ دکھائی دیتا ہے۔ کہ کس طرح تحمل اور بُردباری۔ ملائمت اور نیک سلوکی اور دوسروں کی بہی خواہی اور خیر اندیشی کی تعلیم روح القدس کے الہام سے بتدریج اُن کے قوانین ملکی اور اخلاقی میں داخل کر دی گئی۔ خدا کی بابت اُن کا تصور کیسا محدود تھا۔ دوزخ اور بہشت کے بارے میں اُن کے خیالات کیسے ناکمل تھے حقیقی دینداری اور اخلاقی امور میں گرم جوشی کے ساتھ اُن کے اعتقادات کی ناکامل اور نامناسب صورتیں وغیرہ وغیرہ کیسی آپس میں ملی جلی ہوئی تھیں پس ظاہر ہے کہ ہر ایک زمانہ میں اُن کی حیثیت اور حالت کے مطابق اُن کو تعلیم ملتی رہی الغرض ہر ایک شخص جو بنظر تعمق اور غور بائبل کا مطالعہ کرے گا اس پر یہ امر مثل روز روشن کے ہویدا ہو جاویگا کہ مذہبی تعلیمات نے کس طرح تدریج نشوونما حاصل کیا ہے۔ اور خدا اور انسان کے ساتھ برتاؤ اور سلوک کے فرائض اور راستبازی اور پاکیزگی کی تعلیم نے رفتہ رفتہ وہ معراج حاصل کر لیا جو مقصود الٰہی تھا۔ یہاں تک کہ اُن امور میں وہ روحانی اور اخلاقی خوبصورتی و رعنائی جو بالآخر ہم یسوع مسیح کی تعلیم میں پاتے ہیں۔

معلوم سے نامعلوم کا علم

انجیل جلیل میں آیا ہے کہ یہ سب باتیں یسوع نے بھیڑ سے تمثیلوں میں کہیں۔ ۔ ۔ ۔ تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا۔ وہ پورا ہو کہ میں تمثیلیں کہنے کو اپنا منہ کھولونگا۔ میں ان باتوں کو ظاہر کرونگا جو بنائے عالم کے وقت سے پوشیدہ رہی ہیں" خداوند مسیح کے طریقہ تعلیم میں تمثیلوں کے ذریعہ تعلیم دینا ایک خاص ذریعہ تھا۔ اور یہ طریقہ تعلیم دینا مسیح کی تشریف آوری اور اُس کے نبوی کام کا جزو اعظم تھا۔ یہ طریقہ اس کے لئے منجانب اللہ مقرر کیا گیا تھا۔ اور اس کا خاص منشاء یہ تھا کہ وہ باتیں جو بنائے عالم کے وقت سے پوشیدہ رہی ہیں بوساطت تمثیلات واضح اور منکشف کر دی جائیں یا بہ الفاظ دیگر اُس کا مطلب یہ تھا کہ روحانی امور کے انکشاف کا ذریعہ طبعی اشیاء بنائی جائیں یعنی اشیاء معلومہ کے وسیلہ سے نامعلوم "خدا" کا علم بنی نوع انسان تک پہونچا دیا جائے اشیاء عالم اور خداوند مسیح کے سامعین کی زندگی کے تجربات کا باہمی علاقہ کلام مکتوب کی سچائیوں کے ساتھ نہایت ہی قریبی اور گہرا ہے یعنی کلام مکتوب فی الکتاب المقدس اور کلام مکتوب فی الفطرت دو توام نہیں ہیں مسیح نے جو مخلوق اشیاء کے ذریعہ سے تعلیم دی تو اُس کے یہ معنی تھے کہ اس نے انہیں چیزوں کی بابت کلام کیا جس کو خود اُس کے ہاتھوں نے بنایا تھا۔ اور

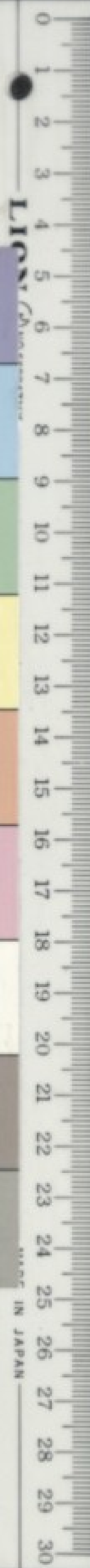
اُن میں وہی خواص اور طاقتیں موجود ہیں جو اُس نے اُن میں ودیعت کردی ہیں۔ تمام مخلوق اشیاء اپنی اُس کمالیت اور اصلی ہیئت اور حالت میں جس میں کہ وہ براہ راست ابتدا میں یدِ قدرت سے بنی تھیں اُس خدائے دانا و برحق کے تصوّرات کا کامل مظہر اور نقش تھیں جس نے اُن کو کتمِ عدم سے نکالکر آغوشِ ہستی میں رکھا ہے۔ جب ہمارے پہلے والدین آدم اور حوا باغِ عدن میں بے گناہی کی حالت میں خوش اور مسرور تھے تو اس وقت سارا صحیفۂ فطرت اُن کے لئے دفترِ معرفت کردگار تھا اور وہ سارا دفتر ہدایات الٰہی اور تعلیمات غیر متناہی سے پُر اور مملو تھا۔ دانائی اُن کے دل کے اندر کان سے نہیں بلکہ آنکھ سے داخل ہوتی تھی۔ کیونکہ وہ خدا کی صنعتوں کے وسیلے سے خدا سے تعارف اور اتحاد رکھتے تھے۔ اور جن باتوں کو وہ آنکھوں سے دیکھتے تھے وہ اُن کے دل میں جڑ پکڑ جاتی تھیں۔ کیونکہ کان کی بہ نسبت آنکھ زیادہ تر اخذ ہے۔ مگر جوں ہی کہ اُنہوں نے اپنے بیرق سے تجاوز کیا دوں ہی خدا کے جلال کا پرتو اور اس کے چہرہ کی رونق مخلوقات پر سے جاتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ زمین گناہ میں مبتلا ہو گئی رفتہ رفتہ لوگ باطل خیالات میں پڑ گئے۔ اور اُن کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا۔ اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی انسان اور پرندوں اور چارپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت میں بدل ڈالا۔ اور مخلوقات بجائے خدا کو ظاہر کرنے کے اب اُس کو پوشیدہ کرتی ہے۔ اور جہالت کا پردہ مخلوقات پر پڑا ہوا ہے۔

مسیح اُس پردہ کو دُور کرنے آیا

لیکن مسیح اس دنیا میں آیا تاکہ اُس پردہ کو دور کردے۔ اور انسان اُنہیں معلوم اشیاء سے پھر اس نامعلوم کو دریافت کرنے لگ جائیں۔ اُس نے اکثر آسمانی باتوں کو جسمانی چیزوں کے توسل سے ظاہر کر دیا۔ اور الٰہی سچائیوں کا اظہار اُن زمینی چیزوں سے کیا جس سے کہ لوگ نہایت مانوس ہیں۔ اُس کی تمثیلوں میں مخلوق اشیاء اور انسانی طرزِ معاشرت وہی روحانی جلال اور آسمانی نظارے پیش کرتے ہوئے دکھاتے ہیں جو پیشتر اُن سے منعکس ہوتا اور نظر آتے تھے۔ اُس کے کلام نے اُس تعلیم کو جو فطرت سے ملتی ہے۔ نیا جامہ پہنا دیا اور اُن کو ایک نیا مکاشفہ بنا دیا۔ سچائی اور حق کی بابت مسیح کا خیال ایسا وسیع اور اُس کی تعلیم ایسی رفیع تھی کہ اُس نے سچائی کی توضیح اور تشریح میں فطرت کے ہر پہلو کو اور نیچر کی ہر شے کو کما ینبغی استعمال کیا۔ ان تمام نظاروں کا تعلق جن سے کہ انسانی آنکھیں روزمرہ دوچار ہوتی رہتی ہیں، روحانی سچائی سے کسی نہ کسی طرح بالضرور ہوتا ہے اس لئے مسیح خداوند کی ساری تمثیلیں مخلوقات کی چیزوں اور انسان کی روزمرہ کی زندگی سے بہت ہی قریبی اور گہرا تعلق رکھتی ہیں ۞

بائیبل میں فصاحت و بلاغت کے عنصر

قبل ازیں ہم نے یہ بتایا تھا کہ خدا نے انبیاء اور رسل کے ذریعے انسان کو اپنا پیغام دیتے ہوئے جہاں آلٰہی عنصر کا بائیبل میں بکثرت اور بالخصوصیت استعمال کیا ہے۔ وہاں اُس نے انسانی عنصر کے متعلق اُن کی ذاتی قابلیتوں اور طبعی حسیات اور جذبات اور علمی لیاقتوں کو بھی پس پشت پھینک نہیں دیا۔ بلکہ اُن کو اُن کی اصلی صورت اور ہیئت میں اُن کے پورے قواعد اور اصول کی پابندی کے ساتھ بائیبل میں درج فرمایا ہے۔ اور اُن سے بھی اپنی خاص پیغام رسانی کے طریقہ میں بخوبی کام لیا ہے۔ ان عناصر انسانی میں سے فصاحت اور بلاغت کا عنصر ایک ہے۔ بائیبل میں فصاحت و بلاغت کے اصول اور قواعد اور طرز کلام کے درج فرمانے سے خدا تعالےٰ کا یہ منشا نہ تھا کہ وہ بنی نوع انسان کو اس فن کی تعلیم دے بلکہ اُس کا مدعا یہ تھا کہ وہ اپنے منشا کو پورا کرنے میں اُس فن سے بھی کام لے اور حسب موقعہ اُس کو استعمال کرے اپنے مطالب کو اور زیادہ واضح اور پُر زور اور دلچسپ بنا سکے تاکہ جہاں کلام آلٰہی عنصر کے ہونے کے سبب سے دنیا کی تمام کتابوں سے گوئے سبقت لے گئی ہے۔ اور انسان کی روحانی اور اخلاقی اصلاح میں اُس کا ثانی کوئی اور کتاب نہیں ہے۔ اور جس صفائی اور وضاحت سے خدا نے بنی آدم کو اپنی مرضی سے آگاہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا وہاں فصاحت اور بلاغت کے بارے میں بھی کسی دنیاوی کتاب سے پیچھے نہ رہ جائے۔ انبیاء اور رُسل خدا کے ہاتھ میں کوئی بے جان اوزار یا ہتھیار نہ تھے۔ جن سے کہ خدا اپنی مطلب براری کر لیتا اور بس۔ بعد کو وہ بے مصرف پڑے رہتے ہیں نہیں۔ وہ ذی ہوش اور صاحب مرضی اور عقل اور صاحب علم و اہل الرائے تھے خدا نے اُن کی تمام قابلیتوں اور لیاقتوں کو بالکل درکا ست



استعمال کیا۔ خدا نے اپنی مرضی اُن پر ظاہر اور منکشف کردی اور انبیا و رسل نے اُس مرضی الٰہی کو بنی آدم تک پہنچا دینے میں ہر ممکن اور واجب اور ضروری انسانی وسایل برتے تھے جو اُن کو دستیاب ہو سکے۔ یہ قوتیں اور قابلیتیں اور لیاقتیں بھی اُن میں خداداد تھیں۔ جیسا خدا کا حق اور اختیار اپنی مرضی کے اظہار میں اُن کی انسانی زبان کا استعمال کرنے کا تھا ویسا ہی اُن کی قابلیتوں اور لیاقتوں وغیرہ کو بھی استعمال کرنا اُس کا حق تھا۔ جہاں خدا انسان کو نفرت اور حقارت سے نہیں دیکھتا وہاں وہ انسانی اشیا پر بھی تحقیر و تنفر کی نظر نہیں ڈالتا۔ خدا کی پیغام رسانی کے کام میں جہاں گلیل کے اَن پڑھ مچھوے کام دے گئے وہاں عالم فاضل مدبر اور فیلسوف پولس نے بھی کام دیا ہر حس اور ہر شے خدا کے طریق النجات میں ویسا ہی کار آمد ہے جیسا کہ اُس کی دنیاوی انتظام اور پروردگاری کے طریق میں پس فصاحت و بلاغت نے خدا کی مرضی کو ویسا ہی پورا کیا جیسا سادہ عبارت اور سلیس زبان نے۔ اور جس طرح ہم خدا کے طریق النجات کے دیگر وسایل اور ذرایعہ کا مطالعہ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اسی طرح اس فن پر بھی غور و فکر کرنے کا ہمیں مجاز ہے۔ اور صرف مجاز ہی نہیں بلکہ بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اُس کے مطالعہ سے بڑے بڑے بھید کھلتے ہیں۔ بڑی بڑی عقدہ کشائی ہوتی ہے۔ بائبل کی خوبصورتی اور زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔ اور بائبل آگے سے بھی بڑھکر دلچسپ اور دلربا کتاب نظر آتی ہے۔

بائبلی فصاحت و بلاغت کی مبادیات

اگرچہ بائبل کی فصاحت اور بلاغت کے خصوصًا اور عام زبان کی فصاحت و بلاغت کے عمومًا کل اصول اور قواعد کا صرف ایک نوٹ میں جیسا کہ یہ ہے مجتمع کر دیا جانا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے تو بھی ہم بیان نہایت ایجاز و اختصار کے ساتھ اُن کا درج کرنا لابدی سمجھتے ہیں اور اگرچہ کسی کتاب کی فصاحت و بلاغت کے اصول و قواعد اور ہیئت و خوبصورتی جیسا کہ اُس کی اصل زبان میں ظاہر اور نمایاں ہوتے ہیں ویسا اُس کے ترجمہ میں دکھائے نہیں جا سکتے۔ تو بھی اصل واثق ہے کہ اس مختصر بیان کے وسیلہ اور اُن بیانات کے ذریعہ جو ان کالموں میں وقتًا فوقتًا نکلتے رہینگے ناظرین فایدہ اُٹھانے سے کبھی محروم نہ رہیں گے۔

جاننا چاہیے کہ بائبل کی فصاحت و بلاغت کے کل احاطہ میں یہ باتیں مشتمل ہیں۔ (۱) علم المعانی (۲) عبرانیت (۳) علم البیان (۴) علم صنائع بدائع (۵) علم عروض (۶) علم معہ اب تھوڑا تھوڑا سا اُن میں سے ہر ایک کا بیان بھی کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ علم المعانی سے وہ علم مراد ہے جس میں بائبل کے عالم اور اخلاقی اور روحانی وغیرہ معانی کی تشریح اور قواعد درج ہوتے ہیں۔ عبرانیت سے مراد نئے عہدنامہ یونانی عبارات الفاظ اور فقرات اور خیالات کی تشریح اور توضیح کرنا ہے۔ علم البیان سے مقصود وہ چند اصول و قواعد ہیں کہ اگر اُن کو آدمی ذہن میں ہمیشہ مستحضر رکھے تو وہ ایک معنی کا کئی طریقوں سے ایراد اور ایضاح کر سکتا ہے۔ اور مدار علم البیان کا تشبیہ مجاز مرسل۔ استعارہ۔ تمثیل۔ اور کنایہ پر ہے۔ علم صنائع بدائع سے مراد محسنات کلام کے وجوہ کی شناخت ہے۔ اور صنایع بدائع جو کلام میں وارد ہوتے ہیں۔ وہ بطریق تحسین الفاظ و معانی کے کام آتے ہیں نہ کہ بر سبیل وجوب۔ یعنی جب صنائع بدائع کلام میں وارد ہوتے ہیں تو اُن کا یہ منشا نہیں ہوتا کہ وہ کلام کے واجبات میں سے ہیں یعنی بغیر اُن کے کلام ہو ہی نہیں سکتا۔ بلکہ مدعا یہ ہوتا ہے کہ اُن کی موجودگی سے الفاظ و معانی بوجوہ احسن ظاہر اور مبرہن ہو جاتے ہیں۔ اور کلام مرغوب طبع بنجاتا ہے۔ علم عروض سے کلام موزوں اور عبارت مقفیٰ بنانے کا علم مقصود ہے۔ اور یہ متکلم کے قصد سے صادر ہوتا ہے۔ اور مخاطب کے اندر ایک قسم کا جوش اور ولولہ اور سرور پیدا کرتا

اطلاع ضروری

حسب معمول اپنے اور اپنے خریداروں کے فایدہ اور آسانی کے لئے ہم ۴ فروری ۱۹۱۶ء کو اخبار اُن صاحبوں کے نام جن کا چندہ بابت ۱۹۱۶ء وصول نہیں ہوا وی پی بھیجیں گے۔ وی پی کے بھیجنے اور وصول کرنے میں کوئی بے عزتی نہیں بلکہ آسانی ہے۔ منی آرڈر کرانے کی تکلیف نہیں اُٹھانی پڑتی چونکہ قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے۔ اس لئے جن صاحبوں کی طرف سے ۱۹۱۶ء کا چندہ وصول نہیں ہوگا اُن کا اخبار بند کر دیا جائیگا۔

مینیجر نور افشاں

ہے۔ عبارت کو دلکش بنا دیتا ہے۔ علم معمہ سے وہ علم مراد ہے جس میں ایسے موزوں کلام ہوتے ہیں جو اسمار میں سے کسی اسم پر دلالت حقی یا اشارات لفظی اور قیود موزونیت کے ساتھ دلالت کریں۔ ان تمام امور کا با ترتیب اور مفصل اور شرح بیان کرنا اخبار میں بہت مشکل اور غیر موزوں ہے۔ ہاں البتہ گاہے بگاہے حسب موقعہ اس پر لکھتے رہنے کا ارادہ ہے۔ تاکہ بائبل کے معانی کی فہمید اور اس کی خوبصورت بیانی اور دلکش عبارت آرائی کا مختصر سا نظارہ ہوتا رہے۔

ہندوستان کی موجودہ فصل گندم

۱۶-۱۹۱۵ء کی بابت جو گندم کی فصل کا اندازہ لگایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امسال ۲۷۴۴۰۰۰ ایکڑ زمین میں گیہوں کی کاشت ہندوستان بھر میں ہوئی ہے مقابل میں گذشتہ سال کے ۲۸۸۵۲۰۰۰ ایکڑ کے۔ یعنی ۱۲۴۸۰۰۰ ایکڑ یا ۴ فیصدی کی کمی ہوئی۔ مغربی اور جنوب مشرقی پنجاب، صوبجات متحدہ کے مغربی اضلاع گجرات، سندھ، شمال مغربی سرحدی صوبہ اور راجپوتانہ کے سوائے موسم کاشت بحیثیت مجموعی اچھا رہا۔ ان مذکورہ صدر علاقہ جات میں بارش کی بہت کمی رہی ہے۔ فصل کی موجودہ حالت اور توقع عام طور سے بہتر سے اچھی ہے۔ مگر پنجاب اور صوبجات متحدہ کے مغربی اضلاع میں بارش کی اشد ضرورت ہے۔ ۱۵ دسمبر کو جو بارش ان علاقہ جات کے بعض حصص میں ہوئی ہے۔ اس سے فصل کو قدرے فائدہ ہو گیا ہے۔

غیر ممالک میں گیہوں کی کاشت اور اس سے جو توقع فصل گندم کی بابت ہے وہ انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف ایگریکلچر کی رپورٹ کے مطابق یہ ہے ریاستہائے متحدہ امریکہ ۲۶۷۳۵۰۰۰۔ کناڈا ۹۰۰۰۰۰۰۔ آسٹریلیا ۳۸۲۲۰۰۰۔ دی ارگنٹائن ۵۳۵۷۰۰۰ کل سنہ ۱۵-۱۹۱۴ء ۵۰۱۸۰۰۰۴ ٹن

ریویوز

شاہی فرمان } از تصنیف مس ہیٹن صاحبہ مترجم پادری جے آر چیمبر صاحب بی اے مطبع میتھوڈسٹ پبلشنگ ہوس لکھنؤ سے موازی ۱۰ قیمت پر مل سکتی ہے۔ اس کتاب میں انیس ابواب ہیں ناول کے پیرایہ میں ایک سکھ خاندان کی سرگذشت اور اس کے بعض ممبران کا انگلستان میں مسیحی ہونیکا بڑا دلچسپ بیان ہے دہلی کے دربار تاجپوشی کے متعلق اس خاندان کی تیاریاں اور شاہی ملاقات کا بڑا دلکش ذکر کیا گیا ہے۔ پھر سردار مکند سنگھ کے بیٹے امر سنگھ کا تحصیل علم طب کی غرض سے انگلستان جانا۔ لنڈن میں اتوار کے روز ہرنام سنگھ اور اس کے دوست ہری چند کا گرجے میں جا کر وعظ سننا اور طرز عبادت دیکھنا۔ ہرنام سنگھ کا رجوع بسمت مسیحیت ہونا۔ موجودہ جنگ کی افواہ آخر کار جنگ کا چھڑنا ہندوستانی فوجوں کا میدان جنگ میں بلایا جانا۔ سردار مکند سنگھ کے داماد رسالدار ہیرا سنگھ کا بھی جنگ میں بلایا جانا۔ رسالدار ہیرا سنگھ کا زخمی ہونا۔ وکٹوریہ کراس پانا اور فوت ہو جانا۔ آخر کار ہرنام سنگھ کا مشرف بہ مسیحیت ہو جانا بڑے عمدہ پیرایہ میں درج ہے۔ ایسا کہ اگر ایک مرتبہ پڑھنے لگو تو ختم کئے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا

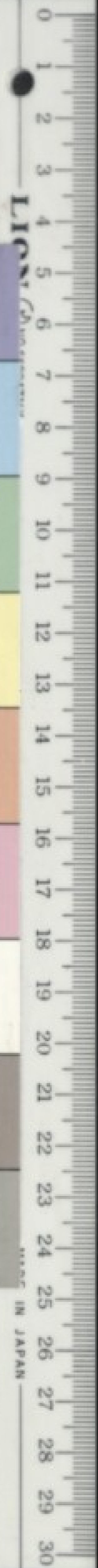
برکاتِ سلطانی } مصنفہ مسٹر پیارے لعل مختار کار میرٹھی قیمت [illegible] ملنے کا پتہ مینیجر منروا پبلشنگ کمیٹی لکھنؤ۔ اس میں علیا حضرت جناب نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ تاج الہند جی سی ایس آئی۔ جی سی آئی ای فرمانروائے ملک محروسہ ریاست بھوپال دام اقبالہا کے مختصر حالات معہ تذکرہ تصانیف بیگم صاحبہ موصوفہ درج ہیں جو صاحبان مسٹر موصوف سے واقف ہیں وہ اس کتاب کی قدر و منزلت کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں نہایت عمدہ پیرایہ میں ایک مختصر سی خاصی تاریخ ریاست بھوپال کی ہے۔ عبارت نہایت شستہ اور دلکش۔ حالات نہایت مفید اور نصیحت آموز۔ صنف نازک کا تمدنی اور معاشرتی پہلو سے مردوں کے ہم پہلو ہونا اور ان کے حقوق کے تحفظ کی حاجت اور ان کی دماغی اور ذہنی قابلیتوں کے مکمل ہونے کا ثبوت بدیہی ہونا۔ وغیرہ وغیرہ امور کو بیگم صاحبہ کی ذات میں کما حقہ دکھایا گیا ہے۔ جو ترقیاں ریاست میں بیگم صاحبہ کے حسن انتظام سے ہوئی ہیں ان کا مختصر بیان درج ہے۔ الغرض کتاب ہر پہلو سے دلکش قابل دید اور مفید ہے۔

اشتہار

شانتی استر نے جو مرحوم پادری بہاپدمن جی کی چھوٹی بیٹی اور گوڑگانواں کے سول سرجن ڈاکٹر ڈی این پی دتا کی زوجہ تھی ڈبل نمونیہ سے مورخہ ۹ جنوری ۱۹۱۶ء کو گوڑگانواں میں وفات پائی +

المشتہر:۔ ڈی۔ این۔ پی دتا

سول سرجن۔ گوڑگانواں۔



مراسلات

احمد شاہ کا عمدہ فیصلہ

ساتواں باب

احمد شاہ کا سوال

گھر تلاش کرنے میں امیر علی اور اُس کے بھتیجے کو کئی بار باہمی ملاقات کا موقع ملا۔ شاید دونوں طرف سے اس طرح ملاقات کرنے کی آرزو تھی اس لئے انہوں نے گھر کی تلاش کو زیادہ دیر تک جاری رکھا۔ احمد شاہ اپنے قریبی رشتہ داروں کی جُدائی میں خوشی سے اپنے چچا کے گھر جاتا تھا۔ جہاں ہمیشہ نہایت محبت کے ساتھ اُس سے پیش آتے تھے۔

اُس نے ملکہ کے ساتھ بارہا کتابوں اور دیگر مضامین پر گفتگو کی۔ کیونکہ ملکہ اگرچہ کسی امتحان کے لئے تیاری نہیں کر رہی تھی تو بھی وہ اپنے مطالعہ کو جاری رکھنا چاہتی تھی۔ اور احمد شاہ کی مدد و ہدایت کو اس امر میں بہت غنیمت جانتی تھی۔ اُس کے دل میں بڑی آرزو تھی کہ کوئی اور اعلےٰ امتحان پاس کرے۔ اُس کے دل میں دو بڑی زبردست خواہشیں تھیں ایک تو یہ کہ وہ اپنے باپ کے کام میں اُس کی مدد کرنا چاہتی تھی اور دوسرے اُسے اپنی علمی ترقی کا بڑا شوق تھا۔

کچھ عرصہ تک کسی نے بھی دین کے بارے میں کچھ نہ کہا اگرچہ تینوں اس امر کے ازحد مشتاق تھے۔ امیر علی چاہتا تھا دینی گفتگو اس کے بھتیجے کی طرف سے شروع ہو۔ اس لئے اُس نے کچھ نہ کہا۔ اور آخرکار اُس کی آرزو بر آئی۔

ایک شام جب وہ تینوں باہم بیٹھے تھے احمد شاہ نے دفعتہً اپنے چچا سے مخاطب ہو کر کہا "مدت سے میں آپ سے ایک سوال کیا چاہتا تھا۔ اُمید ہے کہ آپ میرے سوال کرنے سے خفا نہیں ہونگے"۔

امیر علی نے خیال کیا کہ جو کچھ میں چاہتا تھا۔ آخرکار اُس کے ذکر کا موقعہ آ گیا۔ چنانچہ اُس نے کہا "ہرگز نہیں میں خفا کیوں ہونگا؟ جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو خوشی سے پوچھو"۔

احمد شاہ نے کہا "آپ یہ فرمایئے کہ مسیحی ہونے سے آپ کو کیا فایدہ ہوا؟ میرا والد جو مرتے دم تک مسلمان رہا اُس کی خوشحالی اور مالی حالت ایسی تھی کہ آپ اُس درجہ تک پہونچنے کا خیال بھی نہیں کر سکتے"۔

اس پر لڑکے نے بولنے کو اپنا مُنہہ کھولا لیکن خاموش رہی۔ کیونکہ اتنے میں اُس کا عمزاد بھائی کہنے لگا "بیشک میں خوب سمجھتا ہوں کہ ملکہ کے لئے بہت اچھا ہوا اور مسیحی لڑکیوں کی حالت سے بدرجہا بہتر ہے لیکن آپ نے جو مرد ہیں کیا حاصل کیا؟"

بڑے تعجب کی بات معلوم ہوتی تھی کہ امیر علی نے اس سوال کا جواب دینے میں کچھ جلدی نہ کی۔ اُسے اُمید تھی کہ اُس کا بھتیجا آپ ہی جواب دریافت کر لیگا۔ لہذا وہ جواب دینے کے لئے مستعد نہ تھا۔ لیکن پھر یہ خیال کر کے کہ اُسے ضرور کچھ جواب دینا چاہیے۔ وہ یوں کہنے لگا۔ "میرے عزیز لڑکے کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جہاں دو ہیں ایک دینی اور فانی اور دوسرا نادیدنی اور باقی یعنی ایک جسمانی اور دوسرا روحانی؟ شاید میں نے کوئی ایسی چیز حاصل نہیں کی جو تم ان آنکھوں سے دیکھ سکو لیکن میں نے بہت سی ایسی برکتیں حاصل کیں ہیں جو کہ میری نظر میں نہایت بیش بہا اور بے بیان ہیں اور اُن کے عوض میں اگر مجھ کو تمام دنیا کی دولت بھی دی جائے تو قبول نہ کروں۔ اس بات کو بالکل سچ جانو کہ جو کوئی مسیح کو پاتا ہے وہ خدا کو پاتا ہے۔ اور اس میں اُسے وہ سب برکتیں ملتی ہیں جن سے اس کے دل کی ہر ایک آرزو پوری ہو جاتی ہے"۔

اس اثنا میں احمد شاہ نے اپنے چچا کے چہرے کو چمکتا ہوا دیکھا۔ اور نادیدنی و روحانی دنیا کی اُس پہلی جھلک سے اُس پر رعب طاری ہو گیا۔

اس مضمون پر اور کچھ نہ کہا گیا۔ لیکن احمد شاہ واپس جاتے وقت سوچ رہا تھا کہ اگرچہ میرا باپ چچا کے مقابلہ میں بہت اقبالمند آدمی تھا۔ تو بھی اُس کا چہرہ کبھی ایسا بشاش نہ تھا۔ اور کچھ تعجب نہیں کہ میرا چچا ہی زیادہ خوش نصیب ہو۔

اُس شام کو جب دونوں نوجوان باہم بیٹھے تھے تو فیروز خاں نے پوچھا "کیا آپ کی کتابوں میں بائبل بھی ہے؟" احمد شاہ نے کسیقدر حیرت سے کہا "میں نے تو کبھی بائبل دیکھی بھی نہیں" اس پر فیروز خاں نے کہا "میں خیال کرتا ہوں کہ مجھے یا تو ایک جلد کسی سے عاریتہً لینا یا خریدنا ہوگا کیونکہ جو کتابیں ہم پڑھتے ہیں اُن میں اس قدر بائبل کے حوالے ہیں کہ بائبل کے بغیر اُن کو سمجھنا بالکل دشوار معلوم ہوتا ہے۔ اور علاوہ بریں اگر بڑے بڑے علما و مصنفین بائبل کی اتنی قدر کرتے ہیں تو وہ ضرور ایسی کتاب ہے جس کی طرف ہمیں بھی کچھ توجہ کرنا چاہئے"

اس رائے میں احمد شاہ بھی بالکل متفق تھا اور بہت خوش تھا کہ اُس کے دوست نے جسے مسیحیوں سے کچھ واسطہ نہ تھا ایسی رائے

پیش کی۔ وہ ضرور اپنے چچا کے وسیلہ سے کتاب مطلوب کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا لیکن جب اُس کے دوست نے چاہا کہ کالج کے پروفیسروں میں سے ایک سے درخواست کرے تو اُس نے بھی اس تدبیر کو بہتر سمجھا۔

چند روز کے بعد فیروز خاں نے اپنے دوست کو بائیبل کی وہ نفیس جلد جو پروفیسر نے اُس کے لئے خریدی تھی دکھلائی اور اُس کو پڑھنے کی بہت ترغیب دیکر کہا کہ پروفیسر صاحب نے فرمایا تھا کہ اس کتاب کی انگریزی دیگر کتابوں سے بہتر ہے۔ اور اس کو پڑھنا ہر طرح سے تمہارے لئے مفید ہوگا"۔

شام کے کھانے کے بعد فیروز خاں اپنی نئی کتاب کھولکر پڑھنے لگا اور احمد شاہ نے کہا ذرا بلند آواز سے پڑھئے تاکہ میں بھی سنکر فایدہ اُٹھاؤں۔ چنانچہ فیروز خاں نے پہلا باب جس میں دنیا کی پیدایش کا بیان مرقوم ہے بآواز بلند پڑھا۔

جب پڑھنا ختم ہوا تو احمد شاہ نے کہا "میرا خیال تھا کہ بائیبل میں حضرت عیسےٰ کا بیان ہے لیکن اس کا اُن سے کچھ واسطہ نہیں۔ کیوں اُن کی پیدایش دنیا کے شروع میں نہیں ہوئی تھی بعد میں اُس نے سیکھا کہ جسے وہ حضرت عیسیٰ کے نام سے جانتا تھا تمام بائیبل اُس کے ذکر سے معمور تھی۔ فیروز خاں نے کہا "بیشک اب مجھے یاد آیا کہ پروفیسر صاحب نے فرمایا تھا کہ بائیبل دو حصوں میں منقسم ہے۔ اور حضرت عیسےٰ کے حالات دوسرے حصّہ میں مرقوم ہیں"۔

احمد شاہ نے کہا تب تو پہلے اُسی کو پڑھنا چاہئے۔ اور فیروز خاں نے متی کی انجیل سے ٹھیک مقام تلاش کر کے پڑھنا شروع کیا۔ دونوں کو انجیلی بیان بہت عجیب معلوم ہوا اور وہ کئی باب پڑھ گیا۔ جب فیروز خاں نے آٹھواں باب ختم کیا تو گیارہ بج گئے۔ اور انہوں نے آگے پڑھنا مناسب نہ سمجھا۔

فیروز خاں نے کہا "کوئی تعجب کی بات نہیں کہ مسیحی لوگ اس کتاب کی اتنی قدر کرتے ہیں یقیناً میں نے کبھی کوئی ایسی کتاب نہیں پڑھی اور حضرت عیسےٰ کا کلام کیسا دلکش ہے"۔

احمد شاہ نے کہا "ہاں یہ سب سچ ہے کاشکہ مسیحی لوگ حضرت عیسےٰ کو ہماری طرح ایک پیغمبر کہنے پر قناعت کرتے اور ہم سب ایک ہی دین کے آدمی ہو جاتے۔ کیا آپ نے پڑھتے وقت خیال نہیں کیا کہ کتنی بار ابن اللہ مرقوم ہے میں حیران تھا کہ یہ الفاظ آپ کی زبان سے کیونکر نکلے۔ کیونکہ کسی آدمی کو اس نام سے نامزد کرنا کفر عظیم ہے"۔

فیروز خاں نے جواب دیا "میں اس بیان کو پڑھنے میں ایسا محو تھا کہ میں نے اس امر پر غور بھی نہیں کیا کہ یہ سچ ہے یا نہیں ہمارے مولوی کہتے ہیں کہ انجیل شریف میں تغیر و تبدل کر دیا گیا ہے۔ پس ممکن ہے انہوں نے اپنے دعوے کی دلیل قایم کرنے کے لئے یہ الفاظ درج کر دیے ہوں"۔

احمد شاہ نے کہا "اگر یہ سچ ہے تو مجھے تعجب ہے کہ کسی کو اصلی انجیل شریف کا کوئی نسخہ نہیں ملتا جس سے فوراً یہ ثابت ہو جائے کہ ہم راستی پر ہیں کہیں تو کوئی نسخہ ایسا ضرور ہوگا۔ یا کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ ہم خود اس قسم کی عبارات کو خارج کر دیں۔؟ اس سے ہمارے پاس ایسی کامل انجیل ہوگی جس پر کسی کو کوئی اعتراض نہ ہو۔

فیروز خاں نے اپنی پانچ روپیہ کی کتاب پر نظر کر کے فیصلہ کیا کہ فی الحال عبارات کو خارج کرنیکی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اُس نے کہا "بہتر ہے کہ ابھی ہم اس کتاب کو جیسی کہ ہے شروع سے آخر تک پڑھ جاویں تصحیح و تنقیح کے بارہ میں پھر دیکھا جائیگا"۔

اس کے بعد جب احمد شاہ کو اپنے چچا سے ملاقات کا اتفاق ہوا تو اُس نے دریافت کیا کہ انجیل شریف کا کوئی اصلی نسخہ دستیاب ہو سکتا ہے یا نہیں۔

امیر علی نے کہا "کیا تمہاری مراد اُس انجیل سے ہے جو یونانی زبان میں مرقوم ہے؟ بیشک وہ تو میرے پاس ہے"۔ اس کے بعد کتابوں کی الماری سے یونانی انجیل اُٹھا کر اُس کے حوالے کی۔

احمد شاہ نے اُن الفاظ کو جنکا کچھ مطلب نہ سمجھ سکتا تھا دیکھکر پوچھا کیا یہ وہی اصلی انجیل ہے جو مسیحیوں کے تغیر و تبدل کرنے سے پیشتر ابتدا میں لکھی گئی تھی؟

امیر علی نے کہا "عزیز لڑکے میں اس مضمون پر تم سے بہت کچھ کہہ سکتا ہوں۔ اور یہ بھی سمجھا سکتا ہوں کہ انجیل شریف کس طرح اس موجودہ صورت میں ہم تک پہونچی ہے۔ اور یہ بات کیسی خلاف عقل ہے کہ دنیا کے سب سے عقلمند اور عالم لوگ پشت در پشت ایسی کتاب پر ایمان رکھیں جس کو اُن سے بدرجہا کم عقل و کم فہم لوگ بآسانی غلط ثابت کر دیں۔ اور تمہارے جیسا لڑکا بھی یہ ثابت کر سکے کہ وہ ایمان و اعتقاد کے لائق نہیں ہے۔ اگر تم کو اس کتاب کی تواریخ کا علم ہوتا۔ اور یہ بھی جانتے کہ اس کو نیست و نابود کرنے اور اس کی اشاعت کو روکنے کے لئے کیسی کیسی کوششیں کی گئی ہیں تو تم ضرور یقین کر لیتے کہ اس کا محفوظ رہنا ہی اس کو کلام اللہ ثابت کرتا ہے۔ میری نصیحت تو یہ ہے کہ تم اپنے اس بے بنیاد اعتراض کو جو غالباً تم نے کسی ایسے

شخص سے سنا ہے۔ جو تم سے زیادہ عقلمند نہیں برطرف کرکے خلوص دل سے اس کتاب کو پڑھو اور دیکھو کہ یہ تم سے کیا کہتی ہے۔"

احمد شاہ نے اپنے چچا کی تقریر کی صداقت کو تسلیم کیا۔ اور اس کی نصیحت کو عمل میں لانے پر بالکل آمادہ و مستعد ہو گیا۔

کچھ دنوں تک دعاؤں کو پھر انجیل پڑھنے کا موقع نہ ملا۔ اور جب ملا تو انہوں نے باقی ابواب کو ادب بھی غور و توجہ کے ساتھ پڑھا۔ اور جب خداوند یسوع مسیح کے پانی پر چلنے کا بیان آیا تو ان کی دلچسپی انتہائی درجہ تک پہنچ گئی اور ان کو اس حقیقت سے بالکل تعجب نہ ہوا کہ جنہوں نے اُسے دیکھا یہ کہتے ہوئے اُسے سجدہ کیا کہ فی الحقیقت تو خدا کا بیٹا ہے۔

جب پڑھنے والا باب کے خاتمہ پر پہونچا تو کمرہ میں بالکل خاموشی کا عالم تھا۔ آخر فیروز خاں نے کہا "اس نے خود تو نہیں کہا کہ میں ابن اللہ ہوں بلکہ جنہوں نے اُسے پانی پر چلتے دیکھا انہوں نے کہا تھا۔

احمد شاہ نے کہا کاشکہ وہ یوں نہ کہتے کیونکہ میں سوچتا ہوں کہ یہ الفاظ انجیل میں نہ ہوتے تو ہم اور مسیحیوں میں کچھ فرق نہ ہوتا یہ بڑی بھاری روکاوٹ ہے۔"

فیروز خاں نے کہا لیکن ہمارے پیغمبر اور امام حسین کے بارے میں کیا فیصلہ ہوگا۔ مسیحی لوگ ان کو کبھی ایسا نہیں مانیں گے جیسا کہ ہم مانتے ہیں اور اگر ہم بائبل کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں تو کیا وہ قرآن کو قبول کرنے کے لئے تیار ہونگے؟ احمد شاہ سوال کا کچھ جواب نہ دے سکا لیکن اس نے اس امر کے متعلق اپنے چچا کی

رائے دریافت کرنیکا مصمم ارادہ کر لیا۔

ریویو

رسالہ تحقیق الاسلام حصہ اول و حصہ دوم مصنفہ جناب پادری غلام مسیح صاحب لودیانوی

اس عاجز نے ان دونوں رسالوں کو بائے بسم اللہ سے تائے تمت تک نہایت غور اور دلچسپی سے پڑھا۔ اس قابل مصنف کی باریک نظری اور نکتہ شناسی اور مذہبی معلومات کے وسیع ہونے کی داد دیتا ہوں۔ کہ واقعی مصنف نے اپنے مضمون کو ایک عجیب پیرایہ میں سمجھایا ہے کاش کہ محمدی صاحبان ان دونوں رسالوں کو بنظر عمیق بطلب حق مطالعہ فرماویں۔ تو ان کو واقعی سچا مفہوم قرآنی معلوم ہو۔ اور میری بھی یہی التجا ہے کہ ایسے مصنف کے خیالات جن کا میں پیشتر ہی سے حامی اور معاون ہوں۔ پبلک میں مؤثر ہوں۔ اور لائق مصنف کو اپنے ارادے میں کلی کامیابی ہو۔ چاہئے کہ مسیحی اور محمدی دونوں ان کتابوں کو بنظر غائر مطالعہ فرماویں۔ اور مصنف کی علمی لیاقت اور مذہبی معلومات کی داد دیں۔

راقم آثم :- ایس۔ ٹی۔ غوث از لاہور

اطلاع :- جنوری کے پرچہ میں ہرہ مراسلات میں جو ایک مضمون بعنوان "نور وزمسٹر ایچ دھرم جیت' مشن کمپونڈ لودیانہ" کے نام سے شائع ہوا وہ دراصل مسٹر مذکور کا نہیں ہے کسی اور کا ہے بلا اطلاع و منظوری ایڈیٹر اُن کا نام مضمون کے تحت میں درج کیا گیا ہے۔ "ایڈیٹر"

ٹریکٹ سوسائٹی اور مسیحیوں کے فرائض

ٹریکٹ سوسائٹی کی غرض جہاں تک میرے خیال میں ہے وہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ دینی کتابیں ہر ملک میں اس ملک کی مروجہ زبان یا زبانوں میں ضرورت کے مطابق شایع کیا کرے عموماً اس میں کم از کم چار قسم کی کتابوں کی ضرورت نظر آتی ہے۔ (۱) مسیحی زندگی کو ترقی دینے والی کتابیں (۲) غیر مذاہب میں خصوصاً نجات کی نسبت جو کمی اور کوتاہی نظر آتی ہے اس کو ظاہر کرنے والی کتابیں (۳) مسیحی مذہب پر جو حملہ اُس ملک کے غیر مذاہب کے شخصوں کی طرف سے کئے گئے ہیں ان کو رفع کرنے والی کتابیں (۴) مسیحی مذہب کی صداقت کی اشاعت کرنیوالی کتابیں

راقم نے الہ آباد ٹریکٹ سوسائٹی کی رپورٹ ۱۹۱۱ء کو خاص طور پر اس غرض سے پڑھا تاکہ دریافت کرے کہ مذکورہ بالا قسم کی کتابوں سے۔ کتنی کتابیں ہر قسم مذکورہ بالا پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ رپورٹ مذکورہ بالا سے دریافت ہوتا ہے کہ مسیحی مذہب پر ۴۳۵ کتابیں رومن اُردو۔ ہندی و اُردو و انگریزی زبانوں میں مسیحی سوسائٹی کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔

ان میں ۶۲ کتابیں و رسالہ عموماً ہندی زبان میں ہندو مذہب پر۔ محمدی مذہب پر ۴۸ عموماً اُردو زبان میں علاوہ اس کے کئی ایک اور کتابیں ہیں جو اس رپورٹ میں درج نہیں ہیں۔

آریہ سماج پر ۱۶ - اُردو و ہندی زبانوں میں - ایک انگریزی میں - پرہیزگاری پر ۷ - اشاعت مذہب عیسوی پر ۱۷ - بعض لغت و قواعد کی کتابیں - ہندی سنسکرت و انگریزی زبانوں میں - بعض زراعت و دیگر مضامین پر - ان جملہ کتابوں میں سے بعض مباحثہ کی کتابیں ہیں - بعض مسیحی روحانی زندگی کے متعلق - بعض ہندو اور محمدی مذاہب پر اعتراضات کے متعلق - بعض بائبل کی تفسیریں ہندی - رومن اُردو - و اُردو زبان میں ہیں - بعض مسیحی مذہب پر جو اعتراض آریوں، محمدیوں و ہندوؤں کی طرف سے کئے گئے ہیں اُن کے جواب ہیں -

(۳) امر اس میں آپ کو واضح ہو کہ مسیحی مذہب کے متعلق جو کتابیں لکھی گئی ہیں اُن میں سے زیادہ ولائتی مشنری صاحبان کی تصنیف و تالیف و ترجمہ ہیں مگر ہندوستانی مسیحیوں میں سے خصوصاً پادری طالب الدین صاحب نے کئی ایک بڑی بڑی مسیحی کتابوں کے ترجمے کئے ہیں - اور اغلب ہے کہ وہ ایک تالیف بھی ہیں - ایک کتاب کا ترجمہ ہونہار جوان پادری جے آر چنبر صاحب نے بھی کیا ہے - موخرالذکر صاحب کا ترجمہ ہنوز راقم کی نگاہ سے نہیں گزرا - مگر پادری طالب الدین صاحب کے کئی ترجمے پڑھنے میں آئے - اور راقم کے پاس موجود ہیں - نہایت اعلےٰ درجہ کے ترجمے ہیں - پڑھنے سے ترجمہ تصنیف کا لطف دیتے ہیں - پادری صاحب نے ان ترجموں کی بدولت اپنی تندرستی کا لحاظ نہیں کیا ہماری دعا ہے کہ خدا ان کو اس محنت کا بڑا اجر عطا کرے اور تندرستی بخشے - اور نیز دیگر ہندوستانی پادری صاحبان کی تصنیف و تالیف ہیں - خصوصاً ڈاکٹر عماد الدین صاحب مرحوم و پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحب مرحوم ہندو مذہب پر چار بڑی کتابوں میں سے یعنی ست مت نروپن - مت پریکشا کے مصنف و مؤلف ولائتی پادری صاحبان ہیں - مت پریکشا سر جان میور صاحب کی تصنیف ہے - بائبل کلپ ترکا پنڈت کھڑک سنگھ صاحب مرحوم کی تصنیف - اور کھٹ درشن درپن پنڈت نحمیاہ نیل کنٹھ شاستری صاحب کی تصنیف ہے - چھوٹے چھوٹے ہندی ٹریکٹ سب سے زیادہ ڈاکٹر ڈبلیو ایف جانسن صاحب پرسبٹیرین مشن کی تصنیف و تالیف ہیں - ہندوستانیوں میں سب سے زیادہ ہندو مذہب پر پادری بی بی رائے صاحب کی تصنیف و تالیف ہیں جو نہایت قابل وقعت کتابیں ہیں - محمدی مذہب کی ۷۰ کتابوں میں سے چند کتابیں پرانے مشنری ڈاکٹر فنڈر صاحب مرحوم کی تصنیفات ہیں - جنہوں نے عربی زبان کو سیکھا اور وہ محمدی مذہب کی کتابوں پر تصنیف کی حیثیت سے پائنیر کہلائے جانیکا حق رکھتے ہیں - اور نیز زمانہ حال کے چند ولائتی صاحبان و مشنری ہیں - مثلاً ڈاکٹر ٹسڈل و زویمر و وہیری صاحبان - سر ولیم میور صاحب نے بھی چند کتابیں محمدی مذہب پر تالیف و تصنیف کی ہیں - اور ان جملہ صاحبان کی تصنیفات نہایت قابل وقعت ہیں - ایک کتاب بنام تیغ و سپر عیسوی کے مصنف ڈاکٹر فورمن صاحب مرحوم ہیں - محمدی مذہب پر کئی ایک کتابیں جن کو بڑے زور کی کتابیں کہنا واجب ہے - مسٹر اکبر مسیح مترجم جمی مانڈوہ کی تصنیفات ہیں - اُن کے پہلو بہ پہلو پادری ٹامس ہاول صاحب مرحوم نے کئی ایک کتابیں تصنیف کی ہیں - ماسٹر رامچندر صاحب ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن کی بھی محمدی مذہب پر چند زوردار کتابیں ہیں - محمدی مذہب پر سب سے زیادہ کتابیں مولوی ڈاکٹر عماد الدین صاحب مرحوم اور کسیقدر اُن سے کم پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحب مرحوم کی تصنیفات ہیں اور جو نہایت قابل قدر ہیں مرحوم مولوی صفدر علی صاحب کی کتاب بنام نیاز نامہ بھی قابل وقعت ہے - چند نئی کتابیں زمانہ حال کے مصنف پادری غلام مسیح صاحب پاسٹر لودیانہ کی تصنیف ہیں - جو اپنی طرز میں نادر ہیں - مولوی عبد اللہ آتھم صاحب مرحوم ڈپٹی کلکٹر کی تصنیفات بھی کچھ کم عجیب و غریب نہیں ہیں -

اس موقعہ پر ہم اپنے مسیحی شعرا مولوی صفدر علی اور بوٹا مل آزاد اور حسن علی سفیر - اور رحمت مسیح واعظ - اور کیدارناتھ صاحبان کی دینی غزلوں اور گیتوں کی دل سے قدر کرتے ہیں - جنہوں نے چند کتابیں مسیحی کلیسیا کے لئے جن کی اشد ضرورت ہے تصنیف کی ہیں - اور جن کی غزلوں اور گیتوں کو مسیحی خداوند کی تعریف میں بڑی خوشی کے ساتھ گایا کرتے ہیں

آریہ سماج پر کل ۱۷ یا ۱۶ کتابیں لکھی گئی ہیں - اُن میں سے ۷ کتابیں پنڈت کھڑک سنگھ صاحب مرحوم ساکن ادوھو کی پنجاب کی تصنیف ہیں - جو قابل وقعت کتابیں ہیں - ایک راقم مضمون کی کتاب رد تناسخ ہے - اور دوسری چھپ ہونے کے لئے زیر تجویز ہے - ایک پادری ہنری گولکناتھ صاحب اور ایک پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحب مرحوم - اور ایک ڈاکٹر ہنری فورمن صاحب کی ہے - اور ایک مسٹر اکبر مسیح صاحب کی زوردار تصنیف ہے - اور دو رسالہ مولوی سلطان محمد پال صاحب ہیڈ مولوی مشن سکول فرخ آباد کی تصنیف ہیں جو جو قابل وقعت ہیں اور ایک رسالہ ہمارے مشہور مباحث پادری جوالا سنگھ صاحب کی تصنیف ہے (باقی آئندہ)

سہارنپور کنونشن

سہارنپور کنونشن کے انتظام کی کمیٹی خداوند کریم کی نہایت ہی شکرگزار ہے کہ اس نے پچھلی کنونشن کے جلسوں میں شرکائے کنونشن کو اپنے خادموں کی معرفت روحانی اور تازہ برکتوں سے بہتایت کیساتھ معمور کیا انبالہ شہر میں جو کنونشن کے انتظام کی کمیٹی ۱۰ و ۱۱ نومبر کو فراہم ہوئی اس نے بہت دعاؤں کے ساتھ یہ ٹھہرایا کہ ہماری آئندہ کنونشن سہارنپور میں ایسٹر تہوار پر ماہ اپریل ۱۹ سے ۲۳ سنہ ۱۹۱۷ء یعنی بدھ کی شام سے پیر کی شام تک فراہم ہوگی کمیٹی نے دیہاتی شہری اور نیز سکولوں اور دیگر محکموں اور مشن شرکا اور کارگزاروں کی فرصت اور آسانی کا لحاظ رکھ کے یہ وقت فیصل کیا۔ انگریزی دان صاحبان کے واسطے بھی انگریزی زبان میں جلسے ہونگے

مہمانوں کے ٹھہرنے کیواسطے اور نیز آرام کے لئے حتی المقدور کوشش کیجائیگی اور تفصیلاً کیفیت آئندہ مختلف اخباروں میں کمیٹی شائع کرتی رہیگی اگر کسی صاحب کو کمیٹی کے متعلق زیادہ واقفیت کی ضرورت ہو تو وہ کمیٹی کے ممبران کو تحریر فرماویں

کمیٹی عرض پرداز ہے کہ ناظرین براہ مہربانی کنونشن کے مادی اور روحانی اور جسمانی خادموں کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد فرمائیں کہ خداوند اپنی خاص قوت اور قدرت کنونشن میں نازل کرے تاکہ ہم سب باہم اکٹھے ہو کر ان تازگی بخش جلسوں میں شریک ہوکر ایک دوسرے کیواسطے برکتوں کے باعث ہوں اور کہ خداوند کی حمد و تعریف ہو۔ کنوینر کمیٹی

مس ای موس سکریٹری سہارنپور

مسٹر عمانوئیل سیوہ۔ امروہا ضلع مرادآباد

ضرورت

ایک ہوشیار تجربہ کار اور سند یافتہ مسیحی کمپونڈر اور ڈریسر ہے جو ڈاکٹر کی غیر حاضری میں بخوبی کام چلا سکتا ہے۔ اور پوسٹ مارٹم بھی بخوبی کرتا ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کی ضرورت ہو تو ڈاکٹر ای ایم ویری صاحب مینیجر نور افشاں کی معرفت طلب فرماویں۔

تحقیق الاسلام

اس کتاب کا مقصد ایک طرف تو اسلامی دنیا پر اس کے معقولات سے مسیحیت اور اُس کے عقاید کی صداقت کو ظاہر کرنا ہے اور دوسری طرف مسیحی دنیا پر اسلام اور اُس کی حقیقت اور تعلیم کی صداقت کو دکھانا ہے اور ہر دو اقوام کو اس پر لانا ہے کہ وہ ایک دوسری قوم کے مذہب کی صداقت کا اعتراف کریں اور باہمی جنگ وجدل کو مٹا دیں اس مقصد تک پہنچنے کے لئے ہم نے محمدی معقولات سے مسیحیت اور صحیح اسلام کو واحد دین ثابت کر دیا ہے اور غیر مسیحیت اور اسلام کی حقانیت کا اعتقاد دونوں قوموں کے لئے خطرناک دکھا دیا ہے

یہ کتاب مسیحیوں اور مدعیان اسلام کے اُن تمام مسائل کو جامع ہے جو اُن میں باعث فساد چلے آئے ہیں۔ ہر ایک امر کا فیصلہ مدعیان اسلام کے مسلمات سے کیا گیا ہے طرز تحریر سادہ اور موثرانہ ہے ہر ایک مسیحی اور محمدی کے لئے یکساں مفید ہے۔ خاصکر سرو جاہ اور لیاقت کے مسلم کے لئے ایسا سودمند ہے مسیحی واعظین کے لئے سیمنری کے طلبا کیواسطے متلاشیاں دین حق کیلئے کل اسلام کی حقیقت سمجھنے والوں کے لئے یہ ایک ہی کتاب ہے جس کے پانچ حصے ہیں دو حصے شایع ہو چکے ہیں اور تیسرا حصہ اشاعت کے لئے تیار ہے شایع شدہ حصص کی قیمت معہ محصولڈاک عہ ہے جو صاحب منگانا چاہیں وہ پتہ ذیل پر درخواست بھیجیں۔

پادری غلام مسیح مشن کمپونڈ لودیانہ پنجاب

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسز محمد اسمٰعیل خاں صاحبہ

یہ ایک سہ ماہی رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ۸ ہے اگر یاد دہانی کا پیا ایک ٹیپر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۲ چارج کیا جاتا ہے یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔ نمونہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔ درخواستیں بنام ای ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانہ جات یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم اعلےٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے چھوٹی کلاسیں لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں شرح خرچ خوراک مفلس طالب علم صاہوار اگر ایک ایک خاندان کے ہوں طلبہ ۲ ہوں ۱۰ دھوبی اور کتب کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں فرنیچر ہر قسم کا مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا گرد کونول بود کم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکشا ۱۹۰ سے ۱۹۶ تک گردکونول ۱۰ سے ۶۰ تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ " للعہ

غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔ے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	ـے	صہ	ـے
چوتھائی کالم	صہ	ـے	للعہ
نصف کالم	ـے	للعہ	ـعہ
پورا کالم	للعہ	ـعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سعہ	ما

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ایک روپیہ کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائے گا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

اطلاع ضروری۔ نامہ نگاروں کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار بھیجتے ہیں کم از کم ایک مضمون لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط تحریر بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر کئی صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جسکے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون خوشخط ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو میں اُردو الٰہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریدار ان ۱۲ سے لیکر ۸ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ باہتمام ذاکی برادرز چھپا۔